ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.8,Issue No.2 (2026)
(April to June)

اَخبارات میں اِداریہ نویسی کی اہمیت

The Importance of Editorial Writing in Newspapers

محمد رفیق

پی ایچ۔ڈی، سکالر، شعبۂ اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

ڈاکٹر شعیبہ معید

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

اقصیٰ ناز

ایم۔فل، شعبہ اُردو،، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

Muhammad Rafiq
Ph.D Scholar, Urdu Department, University of Sargodha,Sargodha
Dr. Shoeba Mueed
Assistant Professor, Urdu Department, University of Sargodha, Sargodha
Aqsa Naaz
M.Phil Urdu, Urdu Department, University of Sargodha, Sargodha

Article Details
Received:
May 20, 2026
Accepted:
May 25, 2026
Online Published:
June 30, 2026

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: The importance of print media in any era or society cannot be overstated. It plays a vital role in keeping people informed about events and developments taking place around the world. Among the various forms of print media, newspapers have long been regarded as the "fifth pillar" of a nation due to their significant contribution to public awareness and democratic discourse. Among the different sections of a newspaper, the editorial page holds particular importance. It reflects the newspaper's editorial policy, ideological stance, and institutional perspective on current affairs. Editorials provide informed opinions and critical analyses of pressing national and international issues, offering insights into their causes, implications, and possible solutions. By shaping public opinion, encouraging critical thinking, and influencing policy debates, editorials serve as powerful agents of social and political change. Therefore, the editorial page occupies a distinctive and indispensable place in modern journalism.

Key words: Print media, editorials, national and international issues, critical analysis, current affairs, change agent.

صحافت کو ریاست کا پانچواں ستون گردانا جاتا ہے۔ بلاشبہ ملکی و بین الاقوامی حالات کے تناظر میں فیصلہ سازی اور پالیسی سازی میں میڈیا کا اہم کردار ہوتا ہے۔ صحافت کا مقصد محض کاروباری سطح تک محدود رہنا نہیں، بلکہ اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ حکومت کو ملکی مفادات کے پیش نظر اقدامات کرنے میں مشاورت اور رہنمائی کرنا بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حذبِ اختلاف کو بھی اپنا مثبت اور تعصب سے

پاک کردار ادا کرنے کی ترغیب دینا بھی صحافتی دیانت کے زُمرے میں آتا ہے۔ صحافت کے پیشے سے منسلک افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ، حالات حاضرہ سے خوب واقف، بین الاقوامی قوانین سے آگاہ، خارجہ و داخلہ پالیسیوں کی پیچیدگیوں سے باخبر اور ملکی سلامتی کے معاملات کی نزاکت کی سوجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ وہ کسی غیر مصدقہ خبر یا تبصرے سے گریز کے پابند ہوتے ہیں جو ریاستی سلامتی کے منافق ہو یا اس سے ملکی ساکھ پر آنچ آنے کا احتمال ہو۔ صحافت کا کام برسرِ اقتدار جماعت کو اپنے فرائض اور حزبِ اختلاف کو اپنی ذمہ داریاں یاد دلانا ہے۔ عوامی سطح پر صحافت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ عوام میں سیاسی شعور پیدا کرے تاکہ "ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارا" بن جائے۔ وہ ایک ذمہ دار اور محبِ وطن شہری کا کردار ادا کرے۔ اسے اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا بھی علم ہو تاکہ ملکی ترقی میں اپنا فعال کردار ادا کر سکے۔ صحافت کے اسی کردار کی بابت ڈاکٹر انور سدید یوں رقمطراز ہیں:

> "صحافت کا بنیادی فریضہ خبر رسانی ہے۔ اس میں خبر فراہم کرنے، خبر کو قابلِ مطالعہ انداز میں تحریر کرنے اور پھر بلا تاخیر قارئین تک پہنچانے میں سب سے زیادہ توجہ صرف کی جاتی ہے۔۔۔ صحافی معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی نشان دہی کرتا ہے اور واقعات و حادثات کی مختلف کڑیاں جوڑ کر حقائق کی ٹھوس صداقت تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے"(۱)

پرنٹ میڈیا کی اہمیت ہر عہد اور ہر قسم کے حالات میں مسّلم رہی ہے۔ زمانۂ امن ہو یا جنگ کی صورت حال، ہر دو صورتوں میں اخبارات لمحہ بہ لمحہ عوام الناس کو حالاتِ حاضرہ سے آگاہ رکھنے کا فریضہ احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔ اخبار کسی بھی معاشرے کی آنکھ اور زبان ہوتا ہے، جو حالاتِ حاضرہ، عوامی مسائل اور بین الاقوامی امور پر روشنی ڈالتا ہے۔ اخبار کا سب سے اہم اور بااثر گوشہ اداریہ ہوتا ہے، جو نہ صرف اخبار کی پالیسی کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ قاری کی رائے سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اداریہ اخبار کا وہ مخصوص مضمون ہوتا ہے جو کسی خاص مسئلے، واقعے یا پالیسی پر اخبار کے ادارتی بورڈ یا مدیر اعلیٰ کی طرف سے لکھا جاتا ہے۔ اس میں کسی موضوع پر سنجیدہ، مدلل اور ذمہ دارانہ رائے دی جاتی ہے۔ غیر جانبداری اور سنجیدگی اداریہ میں ذاتی مفاد یا جذباتیت کی بجائے متوازن اور معروضی انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ اداریہ عوام کو پیچیدہ مسائل سمجھنے اور ان پر رائے قائم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی مسائل کی نشان دہی کر کے اصلاح کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اداریہ نگاری حقیقت میں ایک بڑا مشکل فن ہے اداریہ کے عام معنی مدیر کی تحریر یا مدیر کا اظہار خیال ہے۔، ڈاکٹر شریف الدین اداریہ نگاری کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہی:

> "اداریہ کسی بھی اخبار کا ضمیر کہلاتا ہے اداریہ ہی کے ذریعہ کسی بھی اخبار کی بے باکی، حقیقت بیانی اور احساسات کا پتہ چلتا ہے، کسی بھی اچھے اور اعلیٰ معیار کے اخبار کے اداریے میں مندرج ذیل عناصر ضروری سمجھے جاتے ہیں، اسلوب بیان کی پاکیزگی، استدلال، نصب العین، رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی قوت، قارئین کو صحیح راہ دکھانے کی اہمیت"(۲)

کارل جی ملر Carlgi Miller نے اداریے کی تعریف یوں بیان کی ہے:

> "اداریہ اس مضمون کو کہتے ہیں جو کسی ہنگامی موضوع پر لکھا گیا ہو، اور جس میں قاری کی سوچ ایسی راہ پر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہو جو مضمون نگار کے خیال میں

صحیح راہ ہو۔ اداریہ نویس قاری کو اپنے نقطہ نظر سے متفق کرنے کی کوشش کرتا
ہے اور ایسی باتیں لکھتا ہے جس سے قاری قائل ہو جائے اور موافق رد عمل ظاہر
کرے"(۳)

اداریہ عوامی جذبات اور خیالات کو حکومت تک پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس کی مدد سے نہ صرف عوامی مسائل کا بروقت تدارک ممکن ہوتا ہے بلکہ ان کے فوری حل کے اقدامات بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ اداریے جہاں اخبار کی پالیسی اور مزاج کے عکاس ہوتے ہیں وہیں ادارتی پینل کی بصیرت کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ صرف سیاسی تبصرہ نگاری تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ لمحہ بہ لمحہ بدلتی ملکی و عالمی صورتحال حال پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان مسائل پر محض تنقید ہی ان کا کام نہیں بلکہ ان کے سنجیدہ حل میں معاونت کا فریضہ بھی ایڈیٹر کی ذمہ داری ہے۔ اداریہ نویسی کی ضرورت اور اہمیت کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ سلسلہ ابتدا ہی سے جاری و ساری چلا آرہا ہے۔ اخبارات کے مدیران، ادارتی صفحے پر اپنی آرا کی صورت میں کچھ لکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ شروع میں عام عنوانات پر اداریے لکھے جاتے رہے۔ ایک عہد میں، جب اردو صحافت میں طنز و مزاح کا رنگ غالب ہوا تو ادارتی صفحہ بھی اسی روش پر لکھا جانے لگا۔ مگر جیسے ہی یہ فضا چھٹی، اداریہ نویسی نے بھی سنجیدہ اور ملی رنگ کو اپنا شعار بنالیا۔ ملکی اور بین الاقوامی موضوعات پر اداریہ نویسی ہونے لگی۔ سنجیدہ قارئین نے اسے بہت سراہا اور اخبارات ادبی اور معلوماتی ذریعہ بن گئے۔ اسے اس قدر پذیرائی ملی کہ یہ صفحہ خبروں سے زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ اداریہ عموماً اخبار اندرونی صفحے کی زینت بنتا ہے، جس کی ضخامت موضوعِ زیرِ بحث کی مناسبت سے ہوتی ہے۔ اداریہ سازی کا کام مدیر کی ہی ذمہ داری سمجھا جاتا تھا مگر بعد میں اس کے لیے ایک پینل کا انتخاب ضروری متصور ہوا۔ اخبارات کے مدیران کے علاوہ مشاورتی بورڈ یہ کام سر انجام دینے لگا۔ یوں اس کی اہمیت اور معیار پہلے سے کہیں بلند ہو گیا۔ قارئین اس کے شدت سے منتظر رہتے ہیں اور اسے پڑھ کر انہیں حالاتِ حاضرہ سے آگاہی ملتی ہے۔ ابتدائی دور کی صحافت میں سر سید احمد خان، مولانا ظفر علی خان، عبدالحلیم شرر عبدالقادر، جمیل الدین عالی، حسرت موہانی ور احمد ندیم قاسمی جیسے مدیران کے نام سامنے آتے ہیں جن کی ادبی، سماجی اور سیاسی بصیرت محتاجِ بیان نہیں۔ یوں تو اداریوں کی دو بنیادی اقسام ہیں، مدلل اور سنجیدہ اداریے اور جذباتی اداریے۔ اول الزکر اداریوں کا روحِ رواں سر سید کو جبکہ دوسری قسم کے اداریوں کے لیے مولانا ظفر علی خان کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان کے اداریے جذبات و ملی احساس کے آئینہ دار ہوتے تھے۔

مواد کے اعتبار سے اداریے زندگی کے ہر شعبے کے مسائل کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان میں سیاسی، سماجی، معاشرتی، ملکی اور بین الاقوامی مسائل کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں رونما ہونے والے واقعات پر بھی ان اداریوں میں سیر حاصل تجزیات پیش کیے جاتے ہیں۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ اداریوں میں محض ثقیل اور بوجھل موضوعات ہی پر بات ہوتی ہے، بلکہ ان میں ہلے پھلکے تفریحی اداریے بھی حالات حاضرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشہور برطانوی صحافی مینز فیلڈ کے نزدیک تفریحی اداریہ نگار قوم کا بڑا بہی خواہ ہوتا ہے کیوں کہ وہ ادارتی صفحے کی ثقالت اور بھاری پن کو کم کر دیتا ہے۔ صحافت کے کردار پر بات کرتے ہوئے پروفیسر شاہد کمال لکھتے ہیں:

"صحافت نے ہمارے عہد تک آتے آتے جن منزلوں کو چُھوا ہے وہ ایک طویل
سفر ہے۔۔۔ ان حوالوں سے اس شعبے میں نئے نئے تجربات سامنے آئے جو آگے
چل کر کامیاب مستقل صورتحال میں بدل گئے۔۔۔"(۴)

قیام پاکستان سے اب تک اَن گنت اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف ملک میں صحافتی آزادی یقینی بنائی گئی ہے وہیں ان اخبارات کو اس امر کا پابند بھی بنایا گیا ہے کہ وہ ملکی سالمیت اور نظریہ پاکستان سے متصادم کوئی مواد شائع نہیں کریں گے۔ وطن عزیز کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہر فرد اور ادارے کا قومی فریضہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا کام ملک بھر میں صحافت کی نمائندگی کرنا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین پاکستان میں پہلی مرتبہ صحافتی آزادی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اخبارات کے اداریوں کی اہمیت کے بارے میں ڈاکٹر شفیق جالندھری یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

> "۔۔۔اخبارات اور رسائل اپنے اداریے میں واقعات کے تمام پہلو بیان کر کے سوچ کی صحیح راہوں کے تعین میں مدد دیتے ہیں اور معاشرے کے تمام طبقوں کو ذہنی سطح کی مناسبت سے راہنمائی مہیا کرتے ہیں۔ اداریہ سے تعلیم یافتہ، باشعور اور ذہین وفطین لوگ بھی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔"(۵)

اداریوں کے حوالے سے یہ بات بھی اہم ہے کہ ان میں تجزیے شامل ہوتے ہیں۔ البتہ کسی قومی سطح کے اہم معاملے پر اگر مفصل یا قابل وضاحت مضمون کی ضرورت ہو تو ان اداریوں سے یہ کام لیا جاتا ہے۔ اداریہ نگار اس مسئلے پر کھل کر بات کرتا ہے تاکہ قومی نوعیت کے اس معاملے کی وضاحت ہو جائے۔ ڈاکٹر عبد السلام خورشید اداریوں کی تشریح و توضیح کی بابت یوں وضاحت کرتے ہیں:

> "اداریوں میں خبروں کی تشریح و تاویل کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کو حالات حاضرہ پر سوچنے کی عادت ڈالی جائے وہ ہر روز بعض مسائل پر سوچیں کیونکہ اس سوچ سے معاشرے میں صحت مند تبدیلیوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ جب لوگ اپنی اپنی جگہ مسائل پر سوچتے ہیں تو پھر دوسروں سے تبادلہ خیالات بھی کرتے ہیں اور جب ہزاروں لاکھوں افراد اپنے اپنے محدود دائروں میں سوچ وبچار کرتے ہیں تو اس اجتماعی سوچ بچار سے معاشرے میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ذہنوں میں زندگی رواں دواں ہوتی ہے۔"(۶)

پاکستان سے شائع ہونے والے روزنامہ اخبارات میں ملکی سطح پر نامور اخبارات میں جنگ، نوائے وقت، ایکسپریس ، دنیا، پاکستان، ڈان اور دی نیشن وغیرہ شامل ہیں۔ ان اخبارات کی خبریں اور اداریے ملکی سطح پر مستند تسلیم کیے جاتے ہیں۔ روزنامہ ایکسپریس کے ایڈیٹوریل صفحے پر دو مئی ۲۰۲۵ء کو "بھارت کو ہزیمت کا سامنا" کے عنوان سے نو مئی کی بھارت نے شر پسندی کے مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان پر حملے کی ناکام کوشش کی، جس کا پاکستان کی مسلح افواج نے منہ توڑ جواب دیا۔ اس تنازعے کے تناظر میں مذکورہ بالا اداریے میں حالیہ حملے اور بھارت کی جانب سے ماضی کی شر اندازیوں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اسی اداریے کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہماری افواج نے دشمن کو وہ سبق سکھایا جسے وہ قیامت تک یاد رکھے گا، پاک بحریہ اس بار بھی ۱۹۶۵ کی طرح دوارکا کی تاریخ دہرانے کی کوشش تھی مگر پاک بحریہ کی تیاری دیکھ کر دشمن کی ہمت نہیں ہوئی۔ ڈائریکٹر جنرل آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا

ہے کہ پاکستان بھارتی تسلط کے سامنے جھکے گا نہیں اور بھارت جتنی جلدی یہ بات سمجھ جائے اچھا ہے۔ یہ علاقائی اور عالمی امن کے لیے اچھا ہو گا۔ پاک فوج کی دشمن پر کامیابی نے جہاں ہم وطنوں کے دل جیتے ہیں، وہیں پاکستانی قوم کا امن پسند بیانیہ دنیا بھر میں مقبول ہو رہا ہے۔ پاکستان نے بہترین سفارت کاری سے، بھارت کو سیاسی، سفارتی، سائنسی، میڈیا اور عوامی ہر میدان میں چاروں شانے چت کر دیا ہے۔۔"(۷)

اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اور رہا کی قدر معلوماتی اور قومی مزاج کے ہم سر ہوتے ہیں۔ وہ صحافتی آزادی کو ملکی سالمیت کے دائرے میں رکھ کر عوام الناس کی سیاسی تربیت کا فریضہ بھی۔ بحسن وخوبی ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح روزنامہ جنگ لاہور کے ایک اداریے کا عنوان "افغانستان اور عالمی برادری" میں جغرافیائی اور ملکی سالمیت میں ہمسایہ ملک کے کردار پر سیر حاصل اداریہ موجود ہے:

"افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ عامر خان متقی کی سربراہی میں خزانے اور صنعت و تجارت کے وزراء اور دیگر متعلقہ اعلیٰ حکام پر مشتمل وفد کی پاکستان آمد، وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات اور اس میں افغانستان کو درپیش مسائل اور ان کے ممکنہ حل پر مخلصانہ اور سنجیدہ گو، دونوں برادر ملکوں کے گہرے تعلقات کا واضح مظہر ہے۔ پاکستان نے پچھلے ۴ عشروں میں افغانستان کے خلاف بیرونی جارحیت کے دوران لاکھوں افغان خاندانوں کی جس اپنائیت سے پذیرائی کی، اس جنگ زدہ ملک میں قیام امن کے لیے جو مؤثر کردار ادا کیا اور امریکی افواج کی واپسی کے بعد عالمی برادری کو پاکستانی قیادت جس طرح مسلسل افغان عوام کی مشکلات کے ازالے میں مثبت کردار کی ادائیگی کی جانب متوجہ کر رہی ہے، موجودہ افغان حکومت اس کی پوری طرح معترف ہے اور افغان وزارتی وفد کا دورہ پاکستان اُس کی اسی سوچ کا عکاس ہے۔۔۔۔"(۸)

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اداریہ نگار کی بین الاقوامی امور میں کس درجہ دلچسپی اور ممالک کی باہمی مذاکرات میں مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے۔ اس طرح اداریہ کی وسعت اور گیرائی پر "روزنامہ نوائے وقت، کراچی" کا ایک اداریہ اس اخبار کے مزاج اور حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے:

"ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے منفی پراپگنڈہ کے تدارک کے لیے سول سوسائیٹی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ذاتی اور مفاداتی سیاسی ایجنڈوں کو مسترد کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے جاری کردہ بیان کے مطابق فیلڈ مارشل عاصم منیر نے گذشتہ روز جی ایچ کیو راولپنڈی میں بلوچستان پر ۱۸ ویں

نیشنل ورکشاپ کے شرکاء سے ملاقات کی اور ان سے ملکی سلامتی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ورکشاپ میں بلوچستان کی معاشی، سماجی ترقی اور پاکستان کے لیئے اس کی تزویراتی اہمیت پر خود کیا گیا۔ آرمی چیف سید عاصم منیر نے بلوچستان کے عوام کی ثابت قدمی اور حب الوطنی کو میر اہا اور کہا کہ صوبہ بلوچستان پاکستان کی خوشحالی اور ترقی میں کلیدی کردار کا حامل ہے۔ انہوں نے سول سیا سائیٹی کے تعمیری کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ منفی پراپیگنڈہ کے تدارک میں سول سوسائیٹی کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔۔۔"(۹)

زاہدہ حنا اپنے کالم میں صحافتی کردار سے متعلق لکھتی ہیں:

"۔۔۔ یاد رکھیے آزادی صحافت صرف صحافی کا حق مسئلہ نہیں یہ جمہوریت کا بنیادی ستون ہے ۔ جب صافی آزاد نہ ہو تو عوام اندھیرے میں رکھے جاتے ہیں۔"(۱۰)

اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی روزناموں میں بھی اداریوں کا یہی کردار ہے۔ وہاں بھی ملکی مفادات کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ حکومت کی جانب نئے ہونے والے ترقیاتی منصوبے ہوں، ملکی صورتحال ہو یا بین الاقوامی امور ہوں، ان اداریوں کے موضوعات بن جاتے ہیں، مقصد ہر قسم کی جان کاری دینا ہوتا ہے۔ روزنامہ "ڈان" (DAWAN کے ادارتی صفحے پر یہ اقتباس اس دعوے کی دلیل ہے:

UK Parliament urges renewed talks on Kashmir"(11)"

ملکی امن و امان کی صورتحال ہو یا بارڈر پار سے ہمسایہ ممالک کی در اندازی، صحافتی حلقوں میں اس کہ بازگشت ضرور سنائی دیتی ہے۔ حالیہ پاک افغان سرحدی کشیدگی کی صورتحال پر ملکی اخبارات میں روزانہ کی بنیاد پر کالم اور اداریے لکھے گئے ہیں جن کا مقصد دوطرفہ کشیدگی کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ برادر اسلامی ممالک کے مذہبی، ثقافتی، جغرافیائی اور سرحدی تعلقات کی نزاکت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ دونوں ممالک کی باہمی کشیدگی خطے کے امن و امان پر دُور رس اثرات مرتب کرے گا۔ اس صورتحال کی نزاکت کا اظہار کرتے ہوئے "افغانستان کی پڑوسی ممالک کے خلاف پاکسی جنگ" کے عنوان سے ذیل کے اقتباس سے اداریوں کے کردار پر روشنی پڑتی ہے:

"در اصل افغانستان گزشتہ کئی برسوں سے خطے میں عدم احکام، بدامنی اور دہشت گردی کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ابھرا ہے اور یہ حقیقت اب محض پاکستان تک محدود نہیں رہی بلکہ خطے کے دیگر ممالک بھی اس کے منفی اثرات محسوس کر رہے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب دنیا باہمی تعاون ، اقتصادی شراکت داری اور علاقائی استحکام کی بات کر رہی ہے، افغانستان بد قسمتی سے دہشت گرد گروہوں کی آماج گاہ بن کر اپنے پڑوسیوں کے لیے مستقل خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ پاکستان طویل عرصے سے یہ موقف اختیار کرتا آرہا ہے کہ افغان

سرزمین پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال ہو رہی ہے، لیکن افسوس کہ عالمی برادری نے طویل عرصے تک ان خدشات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ اب حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ افغانستان کی سرزمین سے ہونے والی دہشت گرد کارروائیاں نہ صرف پاکستان بلکہ چین، وسطی ایشیائی ریاستوں اور دیگر ہمسایہ ممالک کے لیے بھی خطرے کی گھنٹی بن چکی ہیں۔"(۱۲)

اداریے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے دور میں دنیا کے ہر اخبار نے اداریے کیلئے ایک الگ گوشہ مخصوص کیا ہوتا ہے۔ اخبار کی ترقی و زوال کی ذمہ داری اس کے اداراتی صفحے پر منحصر ہے کیونکہ اداریہ اخبار کی رائے کی ترجمانی کرتا ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل کرتا ہے۔ قارئین کرام کو اہم مقامی، قومی اور بین الاقوامی واقعات سے آگاہ کرتا ہے۔ دلچسپی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اخبارات اداریوں کے علاوہ مختلف فیچر اور مضامین بھی شائع کرتے ہیں جو زندگی اور ادب کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔ تاہم اداریہ نویسی کا اپنا اور منفرد مقام ہے جو صحافتی کے ساتھ ساتھ ملکی اہمیت کا بھی حامل ہوتا ہے۔ "روزنامہ دنیا" میں "فتنہ الہند کی فتنہ گری" کے عنوان سے اس اداریے میں ہمسایہ ملک بھارت کی دہشت گردی پسند ذہنیت پر پاکستان کی عسکری اور سیاسی پالیسی کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

"ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کے مطابق ابتدائی تحقیقات اور دستیاب شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ خضدار میں سکول بس پر اندوہناک حملے میں فتنہ الہندوستان ملوث تھا۔ پاکستان میں بھارتی ریاستی دہشت -گردی کے ثبوت جابجا ہیں۔ بقول ڈی جی آئی ایس پی آر بھارت میں برس سے ریاستی دہشت گردی کی پالیسی جاری خور کھے ہوئے ہے۔ حالیہ برسوں میں ان واقعات کی تعداد اور کی شدت میں بڑا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، خصوصاً بلوچستان میں -یہ واقعات زور پکڑ گئے ہیں جہاں دہشت گرد گروہوں کی مدد اور قلع سر پرستی میں بھارتی عمل دخل کھل کر سامنے آچکا ہے۔ دہشت ساتھ گردوں کو جدید ہتھیار اور مواصلاتی آلات کی سپورٹ، دہشہ بلوچستان کے دہشت گرد گروہوں کے سرغنوں کی بھارت میں ہے۔ موجودگی اور بھارتی ریاستی عہدیداروں کے بلوچستان میں ثبوتوں دہشت گرد عناصر کے ساتھ ٹیلی فونک رابطے یہ ثابت کرنے تھا۔ جے کیلئے کافی ہیں کہ دہشت گردی کے ان واقعات کے محرکات پر ایک کہاں ہیں۔۔"(۱۳)

مذکورہ بالا اقتباسات کی روشنی میں اداریے کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ان کی سیاسی وابستگی کا تعلق ہے تو اس امر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اخبار یا مدیران کی کی ہمدردیاں کسی ایک سیاسی جماعت یا جماعتوں کے ساتھ ہو سکتی ہیں مگر ارادیے کا تعلق اس سوچ سے بہت بلند ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ اداریہ نویس غیر جانبدار ہوتا ہے، وہ کسی طمع کی تمنا کیے بغیر، بے لاگ تبصرہ کرتا ہے۔ اداریہ نویسی کے اسی کردار پر بات کرتے ہوئے ڈاکٹر مسکین حجازی لکھتے ہیں:

"""مسٹر پیونٹر زنے اداریہ کو اتنی جلد اس لیے کامیاب بنادیا کہ انہوں نے اس میں دور رس تبدیلیاں کیں خاص طور پر ادارتی صفحے کو یکسر بدل دیا ان کے نزدیک ادارتی صفحہ ہی اصل اخبار تھا یہ ثابت کرانے کیلئے اعداد و شمار کے انبار پیش کیے گئے ہیں کہ ان کے زیر انتظام ورلڈ نے کتنی ترقی کی اور وہ توقع سے پہلے خوشحال ہو گا لیکن خوشحالی ان کا مقصد اور نہیں تھی ان کی خواہش تو یہ تھی کہ اس دور کی عوامی طاقتوں کی کشمکش میں ان کا وجود محسوس کیا جائے اس اعتبار سے ادارتی صفحہ عوامی زندگی کا اکھاڑ تھا۔ یعنی ایسی جگہ تھا جہاں ہر سال کے ہر دن میں قومی بہبود کی حامی یا مخالفت تمام قوتوں سے مقابلہ و نبرد آزمائی ہوئی تھی۔"(۱۴)

ایک اچھے اداریے کی طرح اداریہ نویس کے بھی کچھ ضابطے اور فرائض موجود ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونا اس کا قومی فریضہ ہے۔ چونکہ اداریہ کا کردار دیگر اخباری خبروں میں ایسے ہی ہے جیسے دماغ کی فوقیت جسم کے اعضا رہے۔ اداریہ نویس کی سوچ اخباری پالیسی پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک اداریہ نویس کو ملکی پالیسیوں سے باخبر ہونا چاہیے، اس کا مطمعِ نظر قومی سلامت اور ملکی وقار کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ موجودہ دور نیں جہاں سوشل میڈیا اور دیگر خبر رساں ذرائع کی بہتات ہے وہیں خبر کی تصدیق اور مثبت رہنمائی کا فقدان بھی بڑھتا جارہا ہے۔ ایسی صورتحال میں اداریہ نویس کی کو دوہری ذمہ داری کا سامنا ہے۔ ایک جانب اسے مستند اور حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرنا ہیں تو دوسری طرف منفی پروپیگنڈے کی راہ بھی روکنی ہت۔ عوام الناس میں بڑھتی ہوئی بے راہروی اور سماجی عدم تحفظ پر ان کا اعتماد بھی بحال کرنا ہے۔ صحافت کی جدیدیت کے حوالے سے احمد سعید ملیح آبادی یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"موجودہ دور کی اردو صحافت اطلاعاتی ٹکنالوجی کے تمام ذرائع کو پورے اعتماد کے ساتھ برت رہی ہے اور گلوبلائزیشن کے اس دور میں اردو اخبارات دیگر ترقی یافتہ زبانوں کے اخبارات کے کاندھے سے کاندھا ملا کر چل رہے ہیں۔ ان کی عددی قوت کے علاوہ تعداد اشاعت میں بھی بتدریج بہتری آرہی ہے"(۱۵)

اداریہ نویسی کی اہمیت کے اس تفصیلی تجزیے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اداریہ محض کسی اخبار کا ایک مستقل کالم نہیں بلکہ اس کے فکری، نظریاتی اور ادارتی مؤقف کا جامع ترجمان ہوتا ہے۔ اداریے کے ذریعے نہ صرف قومی اور بین الاقوامی حالات پر ادارے کی سوچ اور تجزیہ سامنے آتا ہے بلکہ یہ ریاستی پالیسیوں، عوامی مسائل اور معاشرتی رجحانات کی تشریح و تعبیر کا مؤثر ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اسی بنا پر اداریے کو کسی بھی اخباری ادارے کی شناخت، فکری سمت اور صحافتی ذمہ داری کا آئینہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ اداریہ سیاسی، سماجی، معاشی، تعلیمی، ثقافتی اور بین الاقوامی موضوعات کا وسیع احاطہ کرتا ہے۔ یہ محض واقعات کی اطلاع دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ان کے اسباب، اثرات اور ممکنہ نتائج کا منطقی اور تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ قومی سطح پر حکومتی فیصلوں، قانون سازی، جمہوری اقدار، عوامی حقوق اور ریاستی اداروں کی کارکردگی پر مدلل گفتگو کے ذریعے اداریہ عوام میں شعور، آگہی اور تنقیدی فکر کو فروغ دیتا ہے۔ اسی طرح عالمی سطح پر رونما ہونے والے سیاسی تنازعات، سفارتی تعلقات، معاشی تبدیلیوں اور بین الاقوامی چیلنجز کو بھی قارئین کے سامنے متوازن انداز میں پیش کرتا ہے، جس سے ان کے علم اور فہم میں اضافہ ہوتا ہے۔

سیاسی شعور کی ترویج میں اداریے کا کردار نہایت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شہریوں کو ان کے آئینی حقوق، قومی ذمہ داریوں، جمہوری اصولوں اور سیاسی عمل کی اہمیت سے آگاہ کرتا ہے۔ ایک معیاری اداریہ عوام کو محض رائے دینے کی ترغیب نہیں دیتا بلکہ انہیں دلیل، تحقیق اور حقائق کی بنیاد پر اپنی رائے قائم کرنے کی تربیت بھی فراہم کرتا ہے۔ یہی تربیت ایک باشعور، ذمہ دار اور فعال شہری معاشرے کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اخبارات صحافتی قواعد وضوابط کے امین ہوتے ہیں اور اداریہ ملکی پالیسیوں کا۔ سوشل میڈیا کی حالیہ عفریت میں اداریہ سازی کو مضبوط اور قابل اعتماد ذریعہ ابلاغ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ خبر رساں اداروں سے اٹھتے ہوئے عوامی اعتماد کو بحال کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ سیاسی تربیت کا جو خلا گذشتہ دھائیوں سے پڑا ہے اس کو پُر کیا جاسکے۔ ایک ایسی نسل تیار کی جائے جو ملکی باگ ڈور سنبھالنے کے قابل ہو اور ملکی معاملات میں دلچسپی رکھتے ہوں تاکہ مستقبل میں ملکی قیادت باصلاحیت افراد کو سونپی جاسکے۔

حوالہ جات

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، اکادمی ادبیات، پاکستان، کراچی، ۱۹۹۲ء، ص:۱۳

۲۔ شریف الدین، ڈاکٹر، اردو صحافت اور حسرت موہانی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۵ء، ص:۱۳

۳۔ حسرت موہانی، مقالات، بہار، اردو اکادمی، پٹنہ، ۱۹۲۳، ص:۸۷

۴۔ شاہد کمال، پروفیسر، جائزہ ادبیات اردو، فریدی بک ڈپو، کراچی، ۲۰۰۴، ص:۴۳۵

۵۔ شفیق جالندھری، ڈاکٹر، فن صحافت، صحافی اور ابلاغ، ندارد، ص:۹۶

۶۔ عبدالسلام خورشید، ڈاکٹر، فن صحافت، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص:۱۴۸

۷۔ اداریہ، وزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، ۲۲۔ مئی، ۲۰۲۵ء

۸۔ اداریہ، وزنامہ جنگ، لاہور، ۳۱ دسمبر، ۲۰۲۵ء

۹۔ اداریہ، روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۲ جنوری، ۲۰۲۶ء

۱۰۔ کالم، زاہدہ حنا، ایکسپریس، لاہور، ۲۲ مئی، ۲۰۲۵ء

۱۱۔ اداریہ، روزنامہ "ڈان" کراچی، ۱۹ مئی، ۲۰۲۵ء

۱۲۔ اداریہ، وزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، ۲۱۔ مئی، ۲۰۲۵ء

۱۳۔ اداریہ، روزنامہ دنیا، لاہور، ۲۴ مئی، ۲۰۲۵ء

۱۴۔ مسکین حجازی، فن ادارت، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۷۶، ص:۷۶

۱۵۔ احمد سعید ملیح آبادی، مشمولہ، اردو صحافت کا ارتقا، اردو اکادمی، دہلی، ۲۰۱۳ء، ص:۱۵

References in Roman Script:

1. Anwar Sadeed, Dr., Pakistan Mein Adabi Rasail ki Tareekh, Academy of Letters Pakistan, Karachi, 1992, p. 13.
2. Sharif-ud-Din, Dr., Urdu Sahafat aur Hasrat Mohani, Educational Publishing House, Delhi, 2005, p. 13.

3. Hasrat Mohani, Maqalat, Bahar, Urdu Academy, Patna, 1923, p. 78.
4. Professor Shahid Kamal, Jaiza Adabiyat-e-Urdu, Fareedi Book Depot, Karachi, 2004, p. 435.
5. Dr. Shafiq Jalandhari, Fun-e-Sahafat, Sahafi aur Iblagh, Nadar, p. 96.
6. Dr. Abdul Salam Khurshid, Fun-e-Sahafat, Sang-e-Meel Publications, Lahore, 2008, p. 148.
7. Idariya, Roznama Express, Sargodha, 22 May 2025.
8. Idariya, Roznama Jang, Lahore, 31 December 2025.
9. Idariya, Roznama Nawa-e-Waqt, Karachi, 2 January 2026.
10. Zahida Hina, Column, Roznama Express, Lahore, 22 May 2025.
11. Idariya, Roznama Dawn, Karachi, 19 May 2025.
12. Idariya, Roznama Express, Sargodha, 21 May 2025.
13. Idariya, Roznama Dunya, Lahore, 24 May 2025.
14. Maskeen Hijazi, Fun-e-Idarat, Markazi Urdu Board, Lahore, 1976, p. 76.
15. Ahmad Saeed Maleehabadi, Mashmoola: Urdu Sahafat ka Irtiqa, Urdu Academy, Delhi, 2013, p. 15.